خوبصورت پرندہ

یہ ایک خوبصورت پرندے کی کہانی ہے جس کے پر بہت خوبصورت تھے۔اور چمک ایسی کے دور سے دیکھ کر ہی دل خوش ہو جائے۔اسے بھی معلوم تھا کے وہ بہت خوبصورت ہے۔چھوٹا سا دل اور اُس سے بھی چھوٹا دماغ۔وہ مغرور ہو گیا۔اور جب مغرور ہوا تو بدتہذیب بھی۔

پاس ایک گھر تھا۔اس کے صحن میں ایک بہت گھنا اور خوبصورت درخت تھا۔اس گھر میں ایک اماں جی تھیں۔پرندہ ایک دن اس درخت پر بیٹھا۔اماں جی کو پرندے بہت پسند تھے۔اور یہ تو تھا بھی بہت خوبصورت۔انہوں نے جب اُسے دیکھا تو بہت خوش ہوئیں۔پرندہ کو بھی لگا کہ اماں جی اسے بہت پیار اور شوق سے دیکھ رہی ہیں۔وہ بھی اچھا بن بن کر میٹھی آوازیں نکال کر بولنے لگا۔اِدھر سے اُدھر بار بار اڑنے لگا۔اماں جی کو وہ اور بھی اچھا لگا۔وہ اکثر آنے لگا۔اماں جی بھی اسے ہمیشہ کچھ نہ کچھ اچھا کھانے کو دیتیں۔

اماں جی کو یہ درخت بہت پیارا تھا۔انہوں نے اپنے صحن میں یہ درخت اپنی جوانی میں ایک چھوٹے سے پودے کی شکل میں لگایا تھا۔ جو اب ایک گھنا اور اونچا درخت بن گیا تھا۔اس درخت پر اماں جی کی بہت محنت تھی۔زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ انہوں نے اس درخت کو بڑا کرنے میں لگایا تھا۔ہر صبح سب سے پہلے وہ اسے پانی دیتیں۔آس پاس کی زمین کو ہموار اور نرم کرتیں۔اور ہر روز اسکے بڑے ہونے کی دعا کرتیں۔اب اماں جی کافی بوڑھی ہو گئیں تھیں۔ان کا لگایا ہوا یہ درخت بھی ایک گھنا سائے دار درخت بن چکا تھا۔اماں جی کو گرمی کی دوپہروں میں اسکے نیچے سونا بہت اچھا لگتا تھا۔

گرمی کا موسم آیا۔اماں جی نے اپنا پلنگ اس درخت کے سائے میں بچھالیا۔سفید چادر سفید تکیہ اور وہ تسبیح لے کر ٹھنڈ میں لیٹ گئیں۔اور درخت کو دیکھ کر خدا کا شکر ادا کرنے لگیں۔سوچ رہی تھیں اس درخت کو بڑا کرنے میں کتنا وقت لگا۔

کیسے کیسے گرم اور سرد موسم آئے۔اور اس کو سر سبز رکھنے کے لئے کتنے جتن کئے۔کتنی دعائیں کیں۔کتنا صبر اور کتنا انتظار کیا۔آج یہ دن ایک زندگی دیکر نصیب میں آیا۔وہ بہت خوش تھیں۔سکون سے آنکھیں بند کئے منہ پر ہاتھ کا پنکھا رکھے لیٹی تھیں۔دل اور دماغ میں سکون ہی سکون اور ٹھنڈ ہی ٹھنڈ تھی۔

خوبصورت پرندہ درخت کی ایک شاخ پر بیٹھا انہیں آرام سے لیٹا ہوا دیکھ رہا تھا۔یہ پرندہ اپنے پروں سے جتنا خوبصورت تھا اتنا ہی دل سے میلا تھا۔اسکی نیت اچھی نہیں تھی۔کئی دن وہ اماں کی خوشی میں خوش رہا۔پھدک پھدک کر گانے گاتا رہا۔پھر اسے اماں کا یوں ہر روز درخت کے نیچے آرام کرنا کھلنے لگا۔اور سوچنے لگا کے ایسا کیا کروں کے وہ یہاں بیٹھنا چھوڑ دیں۔اور یہ خوبصورت درخت میرا اور صرف میرا ہی رہے۔

وہ اپنے چھوٹے سے دماغ سے ترکیبیں سوچنے لگا۔پہلے اس نے ایک ترکیب سوچی۔'اب جب اماں جی پیار سے میرے لئے کچھ رکھیں نگی۔تو میں منہ پھلا کر بیٹھ جاؤنگا۔اور اگر بھوک میں کھانا کھاؤنگا بھی تو بے دلی سے۔'

کئی دن اسنے ایسا ہی کیا۔اماں جی نہیں سمجھیں۔وہ اس کو خوش کرنے کے لئے اور کچھ کرنے لگیں۔تو اس نے دوسری ترکیب سوچی۔جیسے ہی اماں سو جاتیں وہ اپنی آواز کو خراب کر کے اونچی اونچی آواز میں گانے لگتا۔اور کبھی کبھی اپنی آواز اتنی اونچی کر لیتا۔کہ حلق سے خوفناک آواز نکلنے لگتی۔اماں جی گھبرا کر اٹھ جاتیں۔اور سوچنے لگتیں۔

'معلوم نہیں معصوم کو کیا ہو گیا ہے۔۔؟ کیا اس کے پیٹ میں درد ہے۔۔۔؟ یا پھر خدانخواستہ بہت بیمار ہو گیا ہے۔'وہ بہت رحمدل خاتون تھیں۔اسے اڑانے کے بجائے اٹھ جاتیں۔اور کچن میں جا کر اس کے لئے کچھ نہ کچھ اچھا بنا کر لاتیں۔اور پیار سے سجا کر اس کے لئے رکھتی تاکہ وہ خوش ہو جائے۔ان کے لئے وہ اپنے بچے جیسا ہی تھا۔پرندہ بے رخی سے کبھی کچھ تھوڑا بہت کھا لیتا تو کبھی چھوڑ کر اڑ جاتا۔اماں جی اس سے پیار کرتی تھیں۔اس لئے اس سے خفا نہ ہوتیں۔وہ اسے خوش کرنے کے لئے کچھ اور سوچنے لگتیں۔جبکہ اُدھر وہ خودغرض انہیں اور خفا کرنے کی ترکیبیں سوچنے لگتا۔

ایک دن وہ پھر درخت کے نیچے سو رہی تھیں۔پرندہ کہیں سے ایک سڑا ہوا پھل اٹھا کر لایا۔اور جہاں وہ سو رہی تھیں ٹھیک اسی جگہ پر ایک شاخ پر بیٹھا۔اور پھل اپنی چونچ سے کتر کتر کر انکے اوپر پھینکنے لگا۔انکے سفید دوپٹے پر جگہ جگہ پھل کے گندے دھبے لگ گئے۔اماں جی اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس پر بھی انہوں نے اسے پتھر مار کر یا برا بھلا کہہ کر نہیں بھگایا کہ اس کا دل نہ ٹوٹ جائے۔بس پیار سے سمجھاتی رہیں لیکن پرندہ نہیں سمجھا۔وہ ہر روز ایسا ہی کرنے لگا۔وہ بہت خوش تھا کہ اب وہ جو کچھ کر رہا ہے،

بہت ہی ٹھیک ہے۔اب یہ ضرور یہاں سونا اور لیٹنا بند کر دیں گی۔اور کچھ ہی دنوں میں درخت پر میرا مکمل اختیار ہو گا۔وہ ہر روز یہی کرنے لگا۔

ایک دن اماں جی بہت دل برداشتہ ہوئیں۔لیکن پھر بھی انہوں نے اسے کچھ نہیں کہا۔وہ منہ اوپر کئے اس پرندے کے پروں اور اسکی خوبصورتی کو دیکھتی رہیں۔انہیں بہت دکھ اور افسوس تھا۔'اتنی خوبصورتی کے پیچھے اتنی بدصورتی۔۔۔؟ اے خدا یہ کیا ہے۔۔؟ اسے معاف کر۔'

پھر دکھ سے بولیں۔''اے خوبصورت پرندے۔تو نہیں جانتا تو نے کیا کھو دیا ہے۔تو نے اپنے عمل سے اپنی ہی خوبصورتی کو میلا کر لیا ہے۔اب تجھے کون پیار کرے گا۔پیار ہی تو زندگی ہے۔خدا تک رسائی کا یہی تو ایک راستہ ہے۔''

یہ کہہ کر وہ اٹھیں اور درخت سے کچھ فاصلے پر اپنا پلنگ بچھا لیا۔اور اپنے درخت کو پیار سے دیکھنے لگیں۔۔۔۔اس لئے کے وہ درخت انہیں بہت پیارا تھا۔